سوال

(78) بیع مضاربت کی تعریف کیا ہے۔ اوراس کے انعقاد کی مکمل شرائط کیا ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع مضاربت کی تعریف کیا ہے۔ اوراس کے انعقاد کی مکمل شرائط کیا ہیں۔ ہمارے یہاں غریب طبقہ کے لوگ مہاجن سے اس شرط پر اُدھار لاتے ہیں۔ کہ تیار کردہ مال پر فی تھان آنہ یا دو آنہ کمیشن دیں گے۔ پھر اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ مال کا مالک اپنی اصل رقم کے ساتھ باہم میعنہ منافع لینا ہے۔ گھاٹے اور نقصان سے اس کا کوئی مطلب نہیں۔ کیا یہ صورت جائز اور بیع بالمضاربہ سے ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیع مضاربہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کی رقم ہو اور دوسرے کی محنت ہو صورت مرقومہ بیع مضاربت نہیں ہے بلکہ دلالی ہے۔

مسئلہ۔ کوئی شخص کسی مفلس شخص سے یہ بات کہے کہ میں تجھ کو سو روپے اپنے پاس سے دیتا ہوں۔ اس شرط پر کے تو تجارت کر اور چار آنا فی مجھ کو نفع دینا اور کسی سے اسی شرط پر دلوا دیئے تو صورت اولیٰ میں دو حال سے خالی نہیں کہ قرض کے طریق سے دیا ہو سو روپیہ پھر اس میں چار آنے یا کمی بیشی اپنے واسطے نفع ٹھرا ہے تو یہ ربا سود ہے۔ 1۔ کل قرض جر نفعا فہو ربا کذا

<u>قولہ کل قرض جر نفعا الخ حاصل ماقال الزیلعی انہ اخرجہ الحارث عن ابی اسامة فی سندہ ابوا الجہم فی جذء ہ المعروف عن علی مرفوعا وابن عدي فی الکامل عن جابر وسند حما ضعیف وروي ابن ابی شیبہ فی مصنفہ حدثنا ابو خالد الاحمر عن حجاج من عطاء قال کانو یکرہون کل قرض جر منفعة انتہی نصب الرایہ جلد 2 ص 198 وفی التخلیص حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان قرض جر منفعة وفی روایہ کل قرض جر فی الہدایہ وغیرہا</u>

اور یہ جو بطور شرکت مضاربت کے سو روپے دیئے ہیں تو اس صورت میں نفع با خودہا نصف نصف مقرر کرے۔ یا دو ثلث رب المال اور ایک ثلث مضاربت یعنی روپیہ لینے والا اور محنت تجارت میں کرنے والا لے۔ تو اس طرح سے عقد مضاربت صحیح اور درست ہے۔ اور جو صاحب مال اپنے واسطے نفع معین کرلے کہ پانچ سو روپیہ یا دس روپے مثلاً میں لے لوں گا باقی نفع تم لے لینا۔ تو یہ صورت مضاربت فاسد کی ہے۔ اور قاطع شرکت ہے روا نہیں چنانچہ تمام کتب فقہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور صورثانیہ دلوادینے میں غیر سے اپنی معرفت سے تو اس صورت میں دلوانے والا محض اجنبی ہے۔ اور جو شخص متوسط کسی طرح سے مستحق نفع کا نہیں ہو سکتا۔ کما لایستحق الا جنبی نفعا والعقد فی العنایة وغیرہا

(سید محمد نزیر حسین) (فتاوی نزیریہ۔ جلد 2 صفحہ 70)

بقیہ صفحہ گزشتہ کا منفعۃ فھوارباقال عمر بن بدرنی المغنی لم یصح فیہ شئ واما امام الحرمین فقال انہ صح و تبعہ الغزالی وقدرواہ الحارث بن ابی اسامۃ فی مسندہ من حدیث علی بللفظ الاول وفی اسنادہ سور بن مصعب وھومتروک ورواہ البیھقی فی المرفت فضالہ بن عبید موقوفا بللفظ کل قرض جر منفعۃ فھواوجہ من وجوہ ربا ورواہ سنن کبری عن ابن مسعودابی ابن کعب و عبداللہ بن سلام موقوفا علیھم انتھی المخیص جلد 3 ص 245 وقال الحافظ فی بلوغ المرام بعد ذکرہ عن علی مرفوعا ولہ شاہد ضعیف عن فضالۃ بن عبید عند البھقی واخر موقوفا عبدللہ بن سلام عند البخاري انتھی اقول اخرجہ البخاري فی مناقب عبداللہ بن سلام من طریق سلمان بن حدثنا ثعبۃ عن سعید بن ابی بردہ عن ابی قال اتیت المدینہ فلقیت عبداللہ بن سلام فقال الا تجئ فاطعمک سویقا وثمراوتدخل ثم قال بارض الربا بھا فاش اذا کان لک علی رجل حق فاھدي الیک لقدقین او حمل شعیر او حمل قت فلاتاخزفانہ ربا انتھی (فتح الباری مصری جلد 2 صفحہ 194 ابو سعید محمد شرف الدین مصح

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 2 صفحہ 453-454)

توضیح البیان

مندرجہ بالا عبارات سے ہوا کہ حدیث کل قرض جر منفخۃ کا اصل ہے۔ اگرچہ سنداًمرفوع ضعیف ہے۔ لیکن تعدد طرق اور صحابہ کرام کے اقوال وافعال سے اس حدیث کی تایئد ہے۔ لہذا حدیث کا اصل ہے۔ فافہم وتتبد الراقم علی محمد سعیدی جامع سعیدیہ خانیوال۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 87

محدث فتویٰ